اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے واقعات" (۱۲ واقعات)

حکایت (01): رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت، اللہ پاک کی اطاعت ہے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف تشریف لائے اور انہیں آواز دی: اے اُبَی! حضرت اُبَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف دیکھا لیکن کوئی جواب نہ دیا، پھر مختصر (short) نماز پڑھ کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: " اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ " رسولِ اکرم نے فرمایا: " وَعَلَیْکَ السَّلَامُ " اے اُبَی! جب میں نے تمہیں پکارا تو جواب کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: " کیا تم نے قرآنِ پاک میں یہ نہیں پایا کہ

(ترجمہ Translation): اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ (ترجمہ کنز الایمان) (پ۹، انفال: ۲۴)

عرض کی: جی ہاں یا رسولَ اللہ! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ (next time) ایسا نہ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب فضائل القراٰن، ۴/ ۴۰۰، الحدیث: ۲۸۸۴)

اس روایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت (obedience) اللہ پاک کی اطاعت ہے۔ **دوسری بات یہ پتا چلی کہ** پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت ہر حال میں لازم اور ضروری ہے یہاں تک کہ جس کو آپ بلائیں وہ نماز پڑھ رہا تو اسے نماز چھوڑ کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہونا ضروری ہے، کام مکمل کر کے جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہیں سے شروع کر لے۔ تیسرا سبق یہ ملا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دل و جان سے ہر وقت اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے

www.farzuloom.net

تیار رہتے تھے جب ایک صحابی کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس بات کی خبر دی کہ میرے بلانے پر نماز بھی چھوڑ سکتے ہو تو جواب میں آپ نے آئندہ(next time)حاضر ہونے کا پکا ارادہ ظاہر فرمایا۔

حکایت(02): جنت میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ساتھ

حضرت رَبیعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خادِم تھے، فرماتے ہیں کہ میں رات کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وضو وغیرہ کے لیے پانی لایا کرتا تھا، ایک دن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: (اے ربیعہ!) مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! میں جنت میں آپ کا ساتھ (یعنی جنّت میں آپ کے قریب جگہ) مانگتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کی: بس یہی (کافی ہے)۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تو پھر سجدوں کی کثرت (یعنی زیادہ نوافل پڑھ) کر اپنے اس معاملے میں میری مدد کرو۔ (مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحثّ علیہ، ص ۲۵۲، الحدیث: ۲۲۶(۴۸۹))

تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے　　　سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

اس حدیثِ مُبارک سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ شان معلوم ہوئی کہ اللہ پاک نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دنیا کے تمام خزانے عطا فرما دیئے آپ جس کو جو چاہیں عطا فرمائیں، خود پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں(treasures of the earth)کی چابیاں دی گئی ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما یحذر من زھرۃ الدنیا، الحدیث: ۶۴۲۶، ص ۵۴۰) اسی طرح اللہ پاک نے آپ کو جنّت کا بھی مالک بنایا ہے، جبھی تو آپ نے حضرت ربیعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا: جو چاہو مانگ لو۔ اس حکایت سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ صحابۂ کرام بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اختیارات(authorities)جانتے تھے کہ آپ دنیا کی نعمتیں اور جنت دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

www.farzuloom.net

حکایت(03) : نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سب سے بڑھ کر محبت

مکہ مکرمہ فتح ہونے سے پہلے مشہور صحابی حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اسلام کے دشمنوں نے پکڑ لیا۔ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو حرم (مکہ پاک کا کچھ حصّہ اور اس کے علاوہ کچھ علاقے) سے باہر لے جایا گیا، تو ابوسفیان نے (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) ان سے پوچھا: زید! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم پسند کرتے ہو کہ اس وقت ہمارے پاس تمہاری جگہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ہوں اور ہم ان کو شہید کریں اور تم آرام اور سکون سے اپنے گھر والوں کے ساتھ رہو۔ حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جواب دیا: اللہ پاک کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ حضور جہاں کہیں بھی ہیں ان کو ایک کانٹا (thorn) بھی چبھے اور میں آرام و سکون سے اپنے گھر میں رہوں۔ یہ سن کر ابوسفیان کہنے لگے کہ میں نے ایسا کہیں نہیں دیکھا کہ کسی سے ایسی محبت کی جاتی ہو، جیسی محبت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ ان سے کرتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو شہید کر دیا گیا۔

(شرح الشفاء، ج ۲، ص ۴۴)

اس سچے واقعے سے یہ پتا چلا کہ صحابۂ کرام پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اپنی ہر ہر چیز سے زیادہ محبت کرتے تھے یہاں تک کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خاطر اپنی جان بھی دے دیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت ایمان کا معیار (standard) بلکہ ایمان اسی محبّت کا نام ہے کہ جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں اور ہر چیز سے زیادہ نہ ہو آدمی کامل مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیارے صحابۂ کرام کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچنا پسند نہیں تھا یہاں تک آپ کو ایک کانٹا چبھ جائے یہ بھی صحابۂ کرام کو پسند نہیں تھا۔

حکایت(04): انتقال پر رحمت عالم کے آنسو

حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بیٹے تھے ان کو دودھ پلانے کی ذمہ داری

حضرت اُمّ سیف رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی تھی۔آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بہت زیادہ محبت تھی کبھی کبھی آپ ان کو دیکھنے کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ایک روز پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کے ساتھ حضرت ابراہیم سے ملنے آئے تو یہ وہ وقت تھا کہ حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آخری سانسیں لے رہے تھے(یعنی آپ کا انتقال ہونے والا تھا)۔یہ دیکھ کر ہمارے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔اس وقت عبدُالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ!(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کیا آپ بھی روتے ہیں؟آپ نے ارشاد فرمایا:میرا رونا، شفقت(اور محبّت)کی وجہ سے ہے۔اس کے بعد پھر دوبارہ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں سے آنسو نکلے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ جملے جاری ہوگئے کہ: آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل میں غم (grief) ہے مگر ہم وہی بات زبان سے کرتے ہیں جس سے ہمارا ربّ خوش ہو جائے اور بے شک اے اِبراہیم! ہمیں تمہاری جدائی(یعنی انتقال) کا بہت زیادہ غم ہے۔

(بخاری، جلد۲، ص۸۳، ح۱۳۰۳ ملخصاً)

اس حکایت(سچے واقعے) سے ہمیں یہ درس(lesson) ملا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بہت پیار فرماتے تھے اسی لیے آپ کے انتقال پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔یہ بھی معلوم ہوا کہ اولاد سے محبت کرنا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا طریقہ ہے۔

تعارُف(Introduction):

حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیارے اور سب سے آخری بیٹے ہیں۔آپ کی والدہ اُمّ المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں،آپ ذوالحجہ کے مہینے 8 سنِ ہجری میں مدینہ منورہ کے قریب پیدا ہوئے۔آپ کا انتقال دس(10) ربیع الاوّل کو ہوا۔(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم،۴/۱۰،البدایہ والنہایہ ۴/۳۰۱)

جنّتی شہزادے رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان:

حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب پیدا ہوئے، تو اُس کی خبر حضرت ابورافع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دی۔یہ خوش خبری(good news) سن کر ہمارے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انعام میں

www.farzuloom.net

حضرت ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایک غلام دے دیا(پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا،مالک کو جو ملا وہ غلام ہوا، آج کل غلام نہیں ہوتے)۔اس کے فوراً بعد حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور پیارے آقا کو" یا ابا ابراہیم"(اے ابراہیم کے والد) کہہ کر پکارا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے اور ان کے عقیقہ میں دو مینڈھے (rams) ذبح فرمائے(بچے کی پیدا ہونے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جانور ذبح کیا جائے،اسے عقیقہ کہتے ہیں)۔اس کے بعد پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کے سر کے بال کے وزن کے برابر چاندی (silver) خیرات (یعنی صدقہ) فرمائی اور ان کے بالوں کو (زمین میں) دفن کرادیا اور ان کا نام "ابراہیم" رکھا۔

(سیرت مصطفی ۶۹۰۔۶۸۹ ملخصاً)

حکایت(05): نوروالے

اللہ پاک کے پیارے نبی مُحمّد عَرَبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سب سے پہلے حضرتِ بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے تقریباً 7 دن دودھ پلایا پھر چند دن حضرتِ ثُوَیبہ (ثُ۔وَیْ۔بَہ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے،اس کے بعد سے حضرتِ بی بی حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے 2 سال کی عمر تک دودھ پلایا۔بی بی حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا پیارے پیارے مکّی مَدَنی نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے بارے میں فرماتی ہیں: اللہ پاک کے پیارے حبیب حضرتِ محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پیارا پیارا نور والا چہرہ رات کے وقت اِتنا زیادہ چمکتا تھا کہ اُجالا کرنے کیلئے چراغ (oil-lamp) جلانے کی ضرورت نہ ہوتی،ایک روز ہماری پڑوسن مجھ سے کہنے لگی:اے حلیمہ! کیا آپ اپنے گھر میں رات کے وقت آگ جلایا کرتی ہیں کہ ساری رات آپ کے گھر میں سے پیاری پیاری روشنی نظر آتی ہے! بی بی حلیمہ فرماتی ہیں،میں نے کہا:یہ آگ کی روشنی نہیں بلکہ حضرتِ مُحمّد مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نور والے چہرے کی روشنی ہے۔(ماخوذ از: تفسیر الم نشرح ص۱۰۷)

اس حدیث شریف سے سیکھنے کو ملا کہ پیارے حبیب حضرتِ محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم **نور والے** ہیں۔

ہمارے حُضُور سلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بے شک انسان تو ہیں مگر نور والے انسان اور سارے انسانوں کے

سردار ہیں۔

نور والا آیا ہے ہاں نور لے کر آیا ہے

سارے عالَم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے (نور والا چہرہ ص ۷ تا ۹)

حکایت(06): میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مسکرانا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سَحری کے وَقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک سوئی گر گئی اورچراغ بھی بُجھ گیا۔اتنے میں رَحمت والے آقا، نور والے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔ چہرہ مُبارکہ کی روشنی سے سارا گھر روشن ہوگیا حتی کہ سوئی مل گئی۔اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے عرض کی: "یارسُولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ! آپ کا چہرہ مُبارکہ کتنا روشن ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کیلئے ہَلاکت (یعنی تباہی) ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو نہ دیکھ سکے گا۔فرمایا: وہ بَخیل (کنجوس) ہے۔پوچھا: "بَخیل کون؟" ارشاد فرمایا: جس نے میرانام سنااور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔(القول البدیع،الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، ص ۳۰۲)

اس حکایت(سچے واقعے) سے ہمیں یہ درس(lesson) ملا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نور والے ہیں اور محروم ہے وہ شخص جو نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نامِ مُبارک سنے مگر دردو پاک نہ پڑھے۔ **یاد رہے!** زندگی میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جس مجلس میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر ہو وہاں ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے، اگر مجلس میں پڑھ نہ سکے تو بعد میں لازمی پڑھیں بلکہ جب بھی، جتنی بار بھی ہمارے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر ہو، ہر مرتبہ درودِ پاک پڑھنا چاہیے۔(بہارِ شریعت ج۱،ح۳،ص ۵۳۳ ماخوذاً)

حکایت(07): یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے صَدقے

www.farzuloom.net

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنیف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے راویت ہے کہ ایک نابینا صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر عَرض کی: اللہ پاک سے دُعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیّت (یعنی سلامتی) دے۔ ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں دُعا کروں اور اگر چاہو تو صَبر کرو اور یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔" انہوں نے عَرض کی: حُضُور! دُعا فرما دیجئے۔ انہیں حکم فرمایا کہ وُضو کرو اور اچّھا وُضو کرو اور دو رَکعت نَماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو: **اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ ط یَا مُحَمَّدُ ! اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ ط اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ط** اے اللہ میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں اور وسیلہ (یعنی صَدَقَہ) پیش کرتا ہوں تیرے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا جو نبیِّ رَحمت ہیں اور تیری طرف توجّہ کرتا ہوں۔ یا مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! میں آپ کے ذَرِیعے سے اپنے ربّ کی طرف اپنی ضرورت پیش کرتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ یا اللہ! ان کی شَفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ حضرت عثمان بن حُنَیف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "خدا پاک کی قسم! ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے گویا کبھی نابینا ہی نہیں تھے!" (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۵۶ حدیث ۱۳۸۵، تِرمذی ج ۵ ص ۳۳۶ حدیث ۳۵۸۹، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۹ ص ۳۰ حدیث ۸۳۱۱) **نوٹ:** پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس دعا میں "یا محمد" (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے الفاظ ارشاد فرمائے مگر بزرگانِ دین نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ ادب سکھایا ہے کہ ہم یارسولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کہیں گے (فتاویٰ رضویہ ج ۳۰ ص ۱۵۷، ۱۵۶ ماخوذاً)

اس حدیث شریف سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یارسول اللہ کہنا اور اللہ پاک کو اُن کا وسیلہ اور واسطہ دینا، صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا طریقہ ہے بلکہ خود پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ طریقہ بتایا ہے۔

حکایت(08): پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے صحابی کی محبّت

ایک صحابی حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ مدینہ پاک میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک روضہ پر حاضر ہوئے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک قبر پر اپنے گال (cheeks) رکھ دیئے۔ مدینۂ منورہ کے گورنر مروان نے دیکھا تو کہا: کچھ خبر ہے، کہ آپ یہ کیا کررہے ہیں؟ فرمایا: میں اینٹ، پتھر کے پاس نہیں آیا ہوں، (بلکہ) میں اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں آیا ہوں۔

(المسند لامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۳۶۴۶، ج۹، ص۱۴۸)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دنیا سے جانے کے بعد بھی پیارے آقا سے بہت زیادہ عشق و محبت کرتے تھے اور آپ کا ادب ایسا ہی کرتے تھے جیسا کہ آپ جب صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کی نظروں کے سامنے ہوتے تھے۔ **دوسری بات یہ معلوم ہوئی** کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دنیا سے جانے کے بعد صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم آپ کی مبارک قبر پر حاضر ہوتے اور برکتیں حاصل کرتے تھے۔ **تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ** حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم (respect) جس طرح اُس وقت فرض اور ضروری تھی جب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دنیا میں موجود تھے، اب بھی اُسی طرح فرض ہے۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کسی بات یا کام یا حالت کو جو نفرت کی نظر سے دیکھے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔

حکایت(09): کل کی بات بتادی

حضرتِ سیِّدَتُنا اُنَیسہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: مجھے میرے والد صاحب نے بتایا: میں بیمار ہوا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میری عِیادت (یعنی طبیعت پوچھنے) کے لئے تشریف لائے اور مجھے دیکھ کر فرمایا: تمہیں اس بیماری سے کچھ نہیں ہوگا (یعنی تم زندہ رہو گے) لیکن اُس وقت کیا ہوگا جب تم میری وفات کے بعد لمبی زندگی گزار کر

نابینا ہو جاؤ گے؟(یعنی آنکھ سے دیکھ نہ پاؤ گے) یہ سن کر میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)! میں اس وقت ثواب کی نیّت سے صَبر کروں گا ۔ فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو بِغیر حساب کے جنّت میں چلے جاؤ گے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ان کی بینائی جاتی رہی (یعنی آنکھوں نے دیکھنا بند کر دیا)، پھر ایک وقت کے بعد اللہ پاک نے ان کی آنکھیں روشن کر دیں اور (اب وہ دیکھنے لگے پھر) ان کا انتِقال ہو گیا۔ (دَلائلُ النُّبوّۃ للبَیہَقی ج۶ص۴۷۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس حکایت (سچے واقعے) سے ہمیں یہ پتا چلا کہ اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنے ربّ کے دیے ہوئے علم سے اپنے غلاموں کی موت کے وقت کو بھی جانتے ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں۔

حکایت (10): میں تمھیں بتاؤں گا

ایک مرتبہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام سے فرمایا: میری اُمّت مجھ پر ایسے پیش کی گئی جیسے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر پیش کی گئی تھی تو میں نے جان لیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ بات جب منافقین (یعنی وہ کافر جو ظاہری طور پر کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے مگر دل سے ایمان نہیں لاتے، غیر مسلم ہی ہوتے تھے، جب یہ بات ان) تک پہنچی تو انہوں نے کہا: مَعَاذَاللہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں اس بات کا علم ہے یعنی وہ جانتے ہیں کہ قیامت تک کون اِن پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا؟ اور یہ دیکھو کہ ہم ان کے ساتھ ہیں (اِن پر ایمان نہیں لائے) اور وہ ہمیں نہیں جانتے۔ (العجاب فی بیان الاسباب، جلد۲، ص۷۹۸) منافقوں کی اس طرح کی باتوں کے بعد، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ منبر (muslim pulpit) یعنی ایسی سیڑھیاں، جن پر امام صاحب کھڑے ہو کر جمعے کے دن عربی میں ایک قسم کا بیان کرتے ہیں، اس) پر کھڑے ہوئے اور اللہ کریم کی حمد (یعنی تعریف) کرنے کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم کے خلاف باتیں کرتے ہیں پھر فرمایا: تمہارے اور قیامت کے درمیان جو کچھ بھی ہے تم مجھ سے ان میں سے جس چیز کے

www.farzuloom.net

بارے میں سُوال کروگے میں تمہیں بتادوں گا۔ حضرتِ سیّدُنا عبدالله بن حُذافہ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یارسولَ الله! میرا والد کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حُذافہ، پھر حضرت عمر رَضِیَ اللهُ عَنْہُ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسولَ الله! (صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)، ہم الله پاک کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے امام اور رہنما(leader)ہونے اور آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہیں، الله پاک آپ کے درجات بلند فرمائے ہمیں معاف فرمادیجئے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دو مرتبہ فرمایا: تو کیا تم باز آئے، تو کیا تم باز آئے (یعنی اپنی ایسی حرکتوں سے رُکتے ہو؟)، پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس پر الله پاک نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠

ترجمہ(Translation): اور الله کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے، ہاں الله چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے ۔(پ۴،اٰل عمرٰن:۱۷۹)(ترجمہ کنزالایمان)(خازن،پ۴،اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ:۱۷۹،ج۱،ص۳۲۸)

اس قرآنی واقعے سے پتا چلا کہ الله پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت علم دیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم شریف کے خلاف بولنا مسلمان کا کام نہیں، غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔

حکایت(11): نُور کا کِھلونا(Toy)

حضرتِ سیّدُنا عبّاس رَضِیَ اللهُ عَنْہ (جو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا اور جنّتی صحابی ہیں) سے روایت ہے کہ آپ نے **رسولِ اکرم** صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی: "**یارَسُولَ الله** (صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! مجھے تو آپ کے نبی ہونے کی نشانیوں نے اسلام میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ (بچپن میں) آپ جُھولے میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ فرماتے تو جس طرف آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اشارہ فرماتے چاند اس طرف جُھک جاتا۔ حُضُور پُرنور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے روکتا تھا اور جب چاند الله پاک کے عرش کے نیچے سجدہ کرتا، اس وقت میں اُس کی

www.farzuloom.net

تَسْبِیح کرنے (یعنی اللہ کریم کی پاکی بیان کرنے) کی آواز سنا کرتا تھا۔(الخصائص الکبریٰ ج۱، ص۹۱ ملخصاً)

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں (مہد یعنی جھولا)

کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ ہمارے آقا مکی مدنی مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے کیسی طاقت عطا فرمائی تھی کہ آپ بچپن میں اِشارے سے چاند کو جس طرف چاہتے لے جاتے تھے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے نبی ہونے کا اعلان فرمایا اور آپ کی عمر تقریباً اَڑتالیس (48) سال ہوگئی تو مکّے کے کافروں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھانے کا کہا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کرکے دِکھا دیا۔(مدارج النبوۃ، ج۱، ص۱۸۱ ملخصاً)(نور کا کھلونا ص۶ تا ۷ ملخصاً)

حکایت (12): پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہرنی کی مدد فرمائی

حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کھلے میدان میں تھے کہ کسی نے پکارا: ”یارسول اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم)!“ آپ نے اس طرف توجہ کی لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر توجہ فرمائی تو ایک ہرنی (female deer) کو جال میں بندھا ہوا (tied to a net) پایا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! میرے قریب تشریف لائیے۔ آپ اس کے قریب ہوگئے اور پوچھا: تجھے کیا کام ہے؟ اس نے عرض کی: اس پہاڑ پر میرے دو بچے ہیں، آپ مجھے آزاد فرمادیں تاکہ میں انہیں دودھ پلا کر آپ کے پاس واپس آجاؤں۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: کیا تم ایسا ہی کروگی؟ اس نے عرض کی: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ پاک مجھے وہی عذاب دے جو ظلماً ٹیکس لینے والوں کو دے گا۔ تو آپ نے اسے آزاد کردیا، وہ چلی گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس بھی آگئی۔ آپ نے اسے دوبارہ باندھ دیا، شکاری یہ سب منظر دیکھ رہا تھا اور وہ یہ سب دیکھ کر بہت متاثر (impressed) ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! آپ کا

میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: "اسے آزاد کردو" تو شکاری نے ہرنی کو آزاد کر دیا اور وہ دوڑ کر جاتے ہوئے پڑھ رہی تھی: اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ ترجمہ: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۶۳، ج ۲۳، ص ۳۳۱)

اس حکایت اور سچے واقعے سے ہمیں پتا چلا کہ جانور بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت کرتے اور آپ کا حکم مانتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جانور اپنے کاموں کے لیے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مدد بھی مانگتے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کی مشکلات دور بھی فرماتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعلیم (teaching) جانوروں پر ظلم کرنا نہیں بلکہ جانوروں پر رحم کرنا ہے۔

----

www.farzuloom.net